سوال

(182)مال زکوۃ دوسرے شہر میں صرف کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں اکثر مدارس کے لیے سفیر حضرات مال زکوۃ اکٹھا کرتے ہیں، کیا زکوۃ کے حقدار مقامی فقراء ہیں یا انہیں دوسرے شہروں کے مستحقین پر بھی صرف کیا جا سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بہتر یہ ہے کہ جس علاقے سے زکوۃ وصول کی جائے، اسی علاقہ کے فقراء میں تقسیم کر دی جائے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''زکوۃ اغنیاء سے وصول کر کے وہاں کے محتاجوں پر تقسیم کر دی جائے۔'' [1]

تاہم ضرورت و مصلحت کے پیش نظر کسی دوسرے شہر میں بھی مال زکوۃ صرف کیا جا سکتا ہے جیسا کہ ہمارے ہاں مدارس کے لیے زکوۃ وصول کی جاتی ہے۔ امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''مالداروں سے زکوۃ وصول کی جائے اور فقراء پر خرچ کر دی جائے خواہ وہ کہیں بھی ہوں۔'' [2]

انھوں نے اس حدیث کو نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ''توخذ من اغنیائھم وترد علی فقرائھم ''معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے فقراء ھم کی ضمیر کو تمام انسانوں کے لیے عام رکھا ہے، بہر حال کسی مصلحت کی بنا پر زکوۃ دوسرے شہر منتقل کی جا سکتی ہے مثلاً مقامی جماعت مدرسہ کے کے اخراجات کی متحمل نہیں ہے یا مقامی طور پر لوگ اس کے ضرورت مند نہیں ہیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] بخاری الزکوۃ: ۱۴۵۸۔

[2] صحیح بخاری، الزکوۃ: باب نمبر ٦٣۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث